Digitized by Khilafat Library Rabwah

13

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۵ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۵ اگست ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۷۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان دنوں ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق یکم ماہ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں پاکستان کے پچیسویں ۲۵ یوم آزادی کی تقریبات

ربوہ — پاکستان کے پچیسویں یوم آزادی کے سلسلہ میں ۷ اگست تا ۱۴ اگست تقریبات کا ہفتہ منانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ کھیلوں کا افتتاح ۷ اگست کو عمل میں آئیگا۔ اس روز باسکٹ بال کی گراؤنڈ میں تمام کھیلوں میں حصہ لینے والے کھلاڑی صاف ستھرے کپڑوں میں ۵½ بجے جمع ہونگے اور ڈویژنل سپورٹس آرگنائزر دعا کے بعد افتتاح کا اعلان کریں گے۔ اس کے بعد باسکٹ بال کا پہلا میچ شروع ہوگا۔

۸ اگست کو فٹ بال کا نمائشی میچ دو منتخب ٹیموں کے درمیان جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں ۵½ بجے شام۔

۹ اگست کو ہاکی کا نمائشی میچ دو منتخب ٹیموں کے درمیان ڈگری کالج کی گراؤنڈ میں شام ۵½ بجے۔

۱۰ اگست والی بال کا میچ دو منتخب ٹیموں کے درمیان گولبازار کے میدان میں ۵½ بجے۔

۱۱ اگست کبڈی کا میچ دو منتخب ٹیموں کے درمیان مسجد اقصیٰ کے سامنے شام ۵½ بجے۔

۱۲ اور ۱۳ اگست کو اطفال کی کھیلیں فٹ بال اور کبڈی کے مقابلے سکول کی گراؤنڈ میں مکرم ناظم صاحب اطفال کروائیں گے۔

۱۴ اگست۔ باسکٹ بال فائنل اور اختتامی تقریب ٹی آئی کالج باسکٹ بال گراؤنڈ میں ہوگی تمام ٹیمیں اپنے کھیل میں حصہ لینے کے لئے تیاری اور وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔

شائقین حضرات سے بھی تشریف لانے اور اپنے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی گزارش ہے۔

(بشیر احمد کنوینر مجلس صحت ربوہ)

درخواست دعا

انڈونیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے مبلغ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ کو گذشتہ چند دنوں سے پیٹ کی بائیں جانب اور کمر کے اسی حصہ میں چنک پائیں کی قسم کی تکلیف شروع ہوتی ہے۔ بخار اور درد بھی بہت ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محترم چیمہ صاحب کو شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔

(نائب وکیل التبشیر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک روح القدس تم میں داخل نہ ہو تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو

تم ابناء السماء بنو۔ نہ ابناء الارض اور روشنی کے وارث بنو۔ نہ تاریکی کے عاشق

"حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں۔ وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں۔ سو تم ان اخلاقِ فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں۔ اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا، وہ اخلاق کے دعوے میں جھوٹا ہے اور اس کے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے اور بہت سا گوبر ہے جو نفسانی جوشوں کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ سو تم خدا سے ہر وقت قوت مانگو جو اس کیچڑ اور اس گوبر سے تم نجات پاؤ۔ اور روح القدس تم میں سچی طہارت اور لطافت پیدا کرے۔ یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے اُن کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے تمہارے شاملِ حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو بلکہ ایک مُردہ ہو جس میں جان نہیں۔ اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو۔ اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو۔ سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اُترتی ہے۔ تمہارا منہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیر دے۔ تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق۔ تا تم شیطان کی گذرگاہوں سے امن میں آجاؤ۔ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں کیونکہ وہ پرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۴۱، ۴۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ماہ ظہور ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کی کامیابی کے ضامن چھ بنیادی اوصاف

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومنون میں کافروں کی بعض بُرائیوں کے بالمقابل مومنوں کے بعض خصوصی اوصاف کا ذکر کرکے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اپنے ان اوصاف کی وجہ سے مومنوں کا کافروں پر غالب آنا یقینی ہے، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ان اوصاف سے متصف ہونے کے باوجود مومن کافروں پر غالب نہ آئیں۔ مومنوں کے ان خصوصی اوصاف کا اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں ذکر کیا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۝ (المؤمنون آیات ۵۸ تا ۶۲)

وہ لوگ جو اپنے رب کے ڈر سے کانپتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کے نشانوں پر ایمان لاتے ہیں اور جو اپنے رب کا شریک کسی کو نہیں بناتے اور جو خدا کے بخشے ہوئے مال کو (آگے مستحقین کو) دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور وہ ان نیکیوں کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

اِن آیات میں مومنوں کے جن اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں اوّل:۔ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُونَ ۝ یعنی خشیتِ الٰہی ان میں پائی جاتی ہے۔ دوم:۔ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۝ یعنی نشاناتِ الٰہی پر وہ ایمان لاتے اور ان کی قدر کرتے ہیں۔ سوم:۔ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۝ یعنی وہ شرک سے بکلّی مجتنب رہتے ہیں۔ چہارم:۔ يُؤْتُونَ مَا آتَوا یعنی وہ اپنے مالوں، اپنی قوتوں اور اپنی استعدادوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اس طرح خدمتِ دین کا فریضہ بجالاتے ہیں۔ پنجم:۔ وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝ یعنی نیکیاں بجالانے اور خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرنے کے باوجود وہ یہی سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں کیا اسی لئے آخرت کی جوابدہی سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ ششم:۔ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۝ یعنی ان میں مسابقت الی الخیرات کی رُوح پائی جاتی ہے اور اِس کے تحت وہ نیکیاں ہی نہیں بجالاتے بلکہ نیکیاں بجالانے میں ایک دُوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ پس خشیت اللہ، ایمان بآیات اللہ، شرک سے اجتناب، خدمتِ دین کا جوش، خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرنے کے باوجود آخرت کی جوابدہی کا خوف اور مسابقت الی الخیرات، مومنوں کے وہ بنیادی اوصاف ہیں جو اُن کی کامیابی کے ضامن ہیں۔

مومنوں کے ان اوصاف میں خشیت اللہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ خشیتِ الٰہی کے بغیر ایک مومن کا راہِ سداد پر گامزن رہتے ہوئے ترقی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایک حقیقی مومن جتنے زیادہ نیک کام کرتا اور خدمتِ دین کا فریضہ بجالاتا ہے اتنی ہی زیادہ خشیت اس میں پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی جوابدہی کا خوف اسے اتنا ہی زیادہ لرزاں و ترساں رکھتا ہے اور اس خوف کے ماتحت وہ نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ کسی ایک مقام پر نہیں ٹھہرتا بلکہ اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے جو حقیقی مومن نہیں ہوتے اور خشیتِ الٰہی اُن میں نہیں پائی جاتی نیکیاں اور خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرنے پر اُن میں تکبّر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ انہوں نے گویا بڑا تیر مارا ہے۔ یہ تکبّر انہیں کہیں کا بھی نہیں رہنے دیتا اور ان کے سب کئے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے۔ برخلاف اسکے جو لوگ حقیقی مومن ہوتے ہیں اور خشیتِ الٰہی کا وصف ان میں پایا جاتا ہے نیکیاں بجالانے کی توفیق ملنے پر وہ اور زیادہ انکسار سے کام لیتے ہیں اور خشیتِ الٰہی کے زیر اثر نیکیوں میں اور زیادہ ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ جو شخص خشیت اللہ کے وصف سے متصف ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ بے راہ روی اختیار کرے۔ اس کا گناہوں سے بچنا اور نیکیاں بجالانا یقینی ہوتا ہے۔ جو شخص نہ گناہوں سے بچتا ہے اور نہ نیکیاں بجالانے کی کوشش کرتا ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس میں خشیت الٰہی سرے سے ہے ہی نہیں۔ خدا سے وہی ڈرتے ہیں جو گناہوں سے بچتے اور نیکیاں بجالاتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت اِس پر شاہد ناطق ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ کا یہ مطلب ہے کہ انسان جو کچھ چاہے کرے مگر خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اس سے یہ مراد نہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ انسان نیکی کرے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ سے ڈرتا بھی رہے۔

الغرض مومنوں کی کامیابی کے مذکورہ بالا چھ اوصاف میں خشیت اللہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جب کوئی مومن خشیت اللہ کے وصف سے پُوری طرح متصف ہو جاتا ہے تو وہ بالطبع خدا تعالیٰ کے نشانوں پر ایمان لاتا اور ان کی قدر دانی کا حق ادا کرتا ہے، شرک کے قریب بھی نہیں پھٹکتا، پُورے تعہد کے ساتھ نیکیاں بجالاتا اور خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرتا ہے، نیکیاں بجالانے اور خدمت کرنے کے باوجود پھر بھی یہی سمجھتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا بلکہ آخرت کی جوابدہی سے لرزاں و ترساں رہتا ہے اور اپنے اِس جذبہ کے ماتحت وہ نیکیاں بجالانے میں دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اِس طرح آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ جب مومن اِن چھ اوصاف سے پوری طرح متصف ہو جاتے ہیں تو ان کیلئے کامیابی مقدر کر دی جاتی ہے اور وہ دُنیا میں غالب آئے بغیر نہیں رہتے۔

انبیاء علیہم السّلام اپنے متبعین کو انہی اوصاف سے متصف کر دکھاتے ہیں اِسی لئے وہ کامیاب ہوئے اور غالب آئے بغیر نہیں رہتے۔ ان اوصاف کا سب سے عمدہ اور سب سے اعلیٰ اور سب سے ارفع نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے زیر اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دکھایا اِسی لئے وہ اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے اور دنیا کو اسلام کا مطیع و منقاد بنانے میں کامیاب رہے۔ اِس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک زندہ رسول اور قرآن کے ایک زندہ کتاب اور اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کا ثبوت دینے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن مجید اور اسلام کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے اپنے متبعین کو انہی اوصاف سے متصف کر دکھایا چنانچہ وہ بھی اپنے اِن اوصاف کی وجہ سے ایک دُنیا کو راہِ راست کی طرف لانے اور اس کی کایا پلٹنے کا وسیلہ بنے اور یہ انہی اوصاف کی برکت ہے کہ آپ کی قائم کردہ جماعت یعنی جماعتِ احمدیہ کے افراد کو دُنیا میں توحیدِ خالص اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و عزت کے قیام کے لئے انتھک مساعی بروئے کار لانے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور خلافت کے آسمانی نظام کی برکت کے طفیل نسلاً بعد نسلٍ اِن اوصاف سے متصف رہتے ہوئے انہیں اسکی توفیق ملتی چلی جائیگی یہانتک کہ اسلام پوری دنیا پر غالب آجائیگا۔

پس جماعتِ احمدیہ کا فرد ہونے کی حیثیت میں خشیت اللہ، ایمان بآیات اللہ، شرک سے بکلّی اجتناب، خدمتِ دین کا جوش، خدمتِ دین کا فریضہ حسب استعداد بجالانے کے باوجود یہ سمجھنا کہ ہم نے کچھ نہیں کیا اور عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہوئے آخرت کی جوابدہی سے لرزاں و ترساں رہنا، اور نیکیوں میں ایکدوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں لگے رہنا ہمارے وہ بنیادی اور امتیازی اوصاف ہیں جن سے نہ صرف ہمارا بلکہ ہماری ہر نسل کا متصف رہنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ میں خلافت کا آسمانی نظام اِسی لئے قائم فرمایا ہے تاکہ افرادِ جماعت نسلاً بعد نسلٍ اِن بنیادی اوصاف سے متصف رہیں اور اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کا فریضہ کمال مستعدی اور فرض شناسی کے ساتھ ادا کرتے چلے جائیں سو ان اوصاف سے متصف ہونے اور نسلاً بعد نسلٍ متصف رہنے کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم نہ صرف خود نظامِ خلافت کیساتھ دلی طور پر وابستہ رہیں بلکہ اپنی نسلوں کو بھی نظامِ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے اور اسکی حفاظت کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کی تلقین کرتے چلے جائیں یہی وہ مقدس عہد ہے جو ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور کیا ہے اور جسے ہم بار بار دہراتے چلے آرہے ہیں۔ اپنے اِس مقدس عہد کو کما حقہ، نبھانے میں ہی غلبۂ اسلام کے مقصد میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاہدۂ جمال

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ڈیرہ غازیخان

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ
كُلِّ خَطِیْئَةٍ۔

یعنی دنیا کی محبت تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے۔ لیکن پھر بھی انسان دنیا کی رنگینیوں اور دلچسپیوں میں اتنا محو ہو جاتا ہے کہ اُسے اپنا مقصد حیات بھول جاتا ہے دنیا کی محبت اور اس کے حصول کی تمنا اس کے دل میں اس قدر شدید پائی جاتی ہے کہ وہ اس کے لئے تمام ذرائع استعمال کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کی یہ آیت۔

"اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ
لَشَدِیْدٌ"

اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے وہ زندگی کے عیش کو ہی عیش سمجھتا ہے حالانکہ

"لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ
الْاٰخِرَةِ"

آخرت کا عیش ہی عیش ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دنیا کے عیش کے متلاشی ہیں۔ آخرت کے عیش کو کب پا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"وہ جو دنیا سے آرام یافتہ ہیں خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ناپاک آنکھ اس سے دُور ہے اور ہر ناپاک دل اس سے بے خبر ہے"

پس اہل نعمت کو وہاں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم نے تو اپنی تمام خواہشات وہاں پوری کر لیں۔ اب یہاں کیا لینے آئے ہو۔

"اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ
فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا
وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا"

اب جاؤ تمہارے لئے یہاں کوئی حصہ نہیں ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش کوش نہیں کرتے۔ جو عیش کوش ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کب تکالیف اٹھانے کو تیار ہوگا۔ اس کے لئے تو پانچ وقت مسجد میں جانا مصیبت بن جاتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی اطاعت میں محو ہو کر فنا نہ ہو جائے۔ اس کا وصال ممکن نہیں۔ شرط عشق است در طلب مردن۔ یہاں تو اس محبت کی ضرورت ہے جو دل میں عشق کا رنگ پکڑ لے اور انسان ہر ایک قسم کی فنا اپنے اوپر وارد کر لے اور دنیا سے دست بردار ہو جائے۔ پس جو منقطعین ہیں ان کے لئے ہی بے حجابی ہے اور قرب کی لذتیں بھی ہیں۔ وہ دوست کو سُناتے بھی ہیں اور کبھی سنتے بھی ہیں اور یہ صحیح ہے کہ اسے دیکھنے کے لئے ظاہری آنکھیں بند کر کے دل کی آنکھیں وا کرنا پڑتی ہیں تب وہ نظر آتا ہے۔ کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

میری بینائی ہی شاید مانع دیدار تھی
بند جب آنکھیں ہوئیں تیرا تماشا ہو گیا

پس جسے عشق حقیقی حاصل ہو۔ اور اس کی لذت بھی ایک بار مل جائے وہ دنیا اور مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ عشق میں جو لذت ہے وہ کسی اور شے میں نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"کہ اگر خدا تعالیٰ کے عشق میں سب سے زیادہ لذت نہ ہوتی تو دنیا میں انبیاء اور صلحاء کا گروہ کیوں تکالیف اٹھاتا۔ ایک عورت کسی پر عاشق تھی اسے کھینچ کھینچ کر لاتے تھے اور طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے۔ مار بھی کھاتی تھی مگر وہ کہتی تھی کہ مجھے لذت ملتی ہے۔ جب کہ جھوٹی مجنونوں اور فسق و فجور کے رنگ میں جلوہ گر ہونے والے عشق کے اندر مصائب اور مشکلات کے برداشت کرنے میں ایک لذت ملتی ہے تو خیال کرو کہ وہ جو اللہ تعالیٰ کا عاشق ہو اور اس کے آستانہ الوہیت پر نثار ہونے کا خواہشمند ہو وہ تکالیف اور مشکلات میں کس قدر لذت پاتا ہے۔ صحابہ کرام کو یہی لذت ملی تھی کہ انہوں نے قدم آگے ہی آگے بڑھایا" اور یہ حقیقت ہے کہ وفا و محبت خدا اور بندے کے درمیان ایک راز ہے اور یہ راز ہر ایک پر نہیں کھل سکتا۔ اس کو وہی جانتے ہیں جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ جو فرمایا کہ ؎

وفا اک راز ہے کس کو بتا دوں!
محبت چیز کیا کس کو سناؤں
ہیں اس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں
یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں

بالکل سچ ہے۔

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سراپا حُسن ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کو حسین بنایا ہے کائنات میں جو حسن پایا جاتا ہے وہ اسی کا پرتو ہے اور انسان کے دل میں جو جذبۂ جمال پسندی کا ہے۔ وہ بھی حسن ازلی ہی کا عطا کردہ ہے۔ وہ حُسن فطرت کو دیکھنا چاہتا ہے۔ روزِ ازل سے اُسے یہ تڑپ لگی ہوئی ہے کہ وہ حسن حقیقی کو دیکھے اسی لئے اس کو اضطراب ہے۔ بے چینی ہے۔ وہ کسی چیز میں سکون نہیں پا سکتا۔ وہ سکون حاصل کرنے کے لئے حسن مجاز کا سہارا لیتا ہے اور دھوکہ میں آکر دنیا کی بعض چیزوں سے محبت کرنے لگتا ہے لیکن نتیجہ تکدر اور اضطراب کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔ اُسے تو اس وقت راحت ملے گی جب وہ محبوب کی آغوش میں آجاوے گا اور شربتِ وصل پی لے گا کیونکہ عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا۔

اس میں کلام نہیں کہ عشق کامیاب ہے اس میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ عاشق کا جذبۂ عشق یا تو محبوب کو اس کے پاس کھینچ لاتا ہے یا اس کے دربار میں پہنچنے کی راہ ہموار کر دیتا ہے۔ لیکن عشق کی پہلی منزل تو ؎

ترکِ جان و ترکِ مال و ترکِ سر
در طریقِ عشق اوّل منزل است

صوفیاء سے رضاء بالقضاء یا فنا کہتے ہیں اگر عاشق مال۔ جان اور دوسرے دنیاوی تعلقات سے دست بردار نہیں رہتا تو وہ عاشق کہلانے کا مستحق نہیں پس وہ لوگ جو دنیا کی ہر نعمت کو پانے کے لئے بے قرار رہتے ہیں اور ان کے بغیر اپنی زندگی بسر کرنا محال سمجھتے ہیں اور خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتے ہیں وہ حسن حقیقی کو کب پا سکتے ہیں۔ رات دن تفریحات سے لطف اندوز ہونے والے اور ہر آن دنیاوی خواہشات اور حیوانی لذات میں جان کھپانے والے اس دل آرام تک کب پہنچ سکتے ہیں ہر ایک ناپاک آنکھ اُس سے دور ہے اور ہر ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ چونکہ ان کا نفس دنیا سے آرام یافتہ ہو کر اتنا فربہ ہو جاتا ہے کہ وہ مصائب اور مشکلات کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اُن کے لئے پانچ وقت مسجد میں جاکر نماز باجماعت ادا کرنا محال ہو جاتا ہے دین کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ان کے بجٹ میں گنجائش نہیں۔ اور دینی کاموں کے لئے ان کے پاس وقت نہیں۔ پھر وہ حسن حقیقی کو کب پا سکتے ہیں اس کے پاس پہنچنے کی جو راہیں ہیں وہ تو انہوں نے مسدود کر رکھی ہیں پھر دیدارِ دوست کیسے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ۔

"جو شخص نے اپنی زندگی کا مقصد کھانے پینے، بیوی، بچوں اور رات بھر سونے کو سمجھ رکھا ہے وہ تو اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے اس نے اپنا مقصود اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی کو بنا رکھا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو کب پا سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اہل نعمت کا جنت میں داخلہ ایسا ناممکن ہے جیسا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزرنا۔ پس حسن ازلی کو تو وہی پا سکتے ہیں۔ جو تہی دستانِ عشرت ہیں اور اسی کے ہر حکم پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں اور یہ سچ ہے کہ جہاں عشق ہو وہاں قیل و قال نہیں ہوتی۔ حال ہوتا ہے۔ عاشق چاہتا ہے کہ میں اطاعت کی منزل سے نکل کر قرب کی منزل میں پہنچ جاؤں۔ جہاں ہر وقت دیدِ دوست ہو اور اصل دید تو دیدِ دوست ہی ہے۔ رومی نے سچ کہا ہے۔ ؎

آدمی دید است باقی پوست است
دید آں باشد کہ دیدِ دوست است

پس خدا تعالیٰ نے اپنی طرف پہنچنے کی جو راہ رکھی ہے وہ یہی ہے کہ اس کا بندہ اسی کا ہو کر اور اسی کی اطاعت میں محو ہو کر اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع کر کے جد و جہد کرے اور اس کے وجود کے ہر ذرہ سے یہ آواز آئے۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَ
مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

پس وہی نفس مطمئنہ بھی ہے اور آرام یافتہ بھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مساجد کے آداب

ذیل کا مضمون نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی طرف سے پوسٹر کی شکل میں شائع کیا گیا ہے جو جماعتیں اپنی مساجد کے لئے منگوانا چاہیں خط لکھ کر نظارت سے مفت منگوا سکتی ہیں۔

(۱) مسجد اسلامی عبادت خانہ ہے جو کہ نماز اور ذکرِ الٰہی اور تلاوت قرآن کریم اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف ہے اس میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہیئے جو اس کے مذہبی تقدس کے کسی طرح خلاف ہو۔ (مشکوٰۃ ص۷۶ باب تطہیر النجاسات)

(۲) مساجد میں اِدھر اُدھر کی دنیاوی باتیں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ حتی الوسع نماز اور ذکرِ الٰہی اور دینی مذاکرہ میں وقت گذارنا چاہیئے۔ البتہ حسب ضرورت قومی اور علمی مشاغل پر گفتگو ہو سکتی ہے بشرطیکہ وہ نمازیوں کی نماز میں حارج نہ ہو۔ (مشکوٰۃ باب المساجد ص۶۳)

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔ یعنی میں اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ خدا کے رسولؐ پر درود اور رحمت نازل ہو اے اللہ تو میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ آمین (مشکوٰۃ ص۶۲و۶۳)

(۴) حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنی موجب ثواب ہے۔ یہ نماز نفل کے طور پر ہے فرض نہیں (ایضاً مشکوٰۃ ص۶۲)

(۵) نمازی کے آگے سے اس قدر قریب ہو کر گذرنا کہ اس کی نماز میں خلل واقع ہو سخت منع ہے۔ ضرورت ہو تو سجدہ کی جگہ سے کچھ فاصلہ چھوڑ کر گذرنا چاہیئے۔ (تجرید بخاری ص۱۳۶)

(۶) مسجد میں شور کرنا یا اونچا بولنا یا کوئی ایسی حرکت کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں حرج واقع ہو بہت ناپسندیدہ ہے۔ (مشکوٰۃ ص۶۳)

(۷) مسجد کو حتی الوسع بہت صاف اور ستھرا رکھنا چاہیئے اور گاہے گاہے کوئی خوشبودار چیز جلا کر مسجد کی ہوا کو صاف کرتے رہنا چاہیئے اور ہر قسم کی گندی اور بدبودار چیز سے مسجد کو پاک و صاف رکھنا چاہیئے (مشکوٰۃ ص۷۱)

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ کوئی شخص ایسی چیز کھا کر جس سے بدبو پیدا ہوتی ہو مسجد میں نہ آئے۔ اور آپؐ ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ حتی الوسع پاک و صاف جسم اور پاک و صاف کپڑوں کے ساتھ اور ممکن ہو تو خوشبو لگا کر مسجد میں آنا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ باب المساجد ص۶۱)

(۹) مسجد کے اندر یا اس کی بیرونی حدود میں یا راستوں میں تھوکنا یا ناک صاف کرنا جس سے گند پیدا ہو بہت ناپسندیدہ ہے (مشکوٰۃ باب المساجد ص۶۳
تجرید بخاری ص۱۱۲)

(۱۰) مسجد میں خرید و فروخت کرنا یا اس کی گفتگو کرنا منع ہے۔ (مشکوٰۃ باب المساجد ص۶۲)

(۱۱) کسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش کا اعلان مسجد میں ناپسندیدہ ہے البتہ اگر کوئی چیز مسجد میں گم ہوئی ہے تو اس کا اعلان مسجد میں ہو سکتا ہے (ایضاً مشکوٰۃ ص۶۲)

(۱۲) جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے مسجد میں جوتیاں لائی جا سکتی ہیں بشرطیکہ وہ پاک و صاف ہوں لیکن موجودہ زمانہ کے لحاظ سے جبکہ مساجد میں فرشوں وغیرہ کا انتظام ہوتا ہے۔ جوتیوں کا مسجد میں لانا عام حالات میں پسندیدہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ (تجرید بخاری ص۱۱)

(۱۳) جو لوگ مسجد میں دوسروں سے پیچھے پہنچیں ان کے لئے یہ پسندیدہ نہیں کہ لوگوں کے سروں اور کندھوں کے اوپر سے پھاندتے ہوئے آگے جانے کی کوشش کریں۔ (ایضاً ص۱۱۴)

(۱۴) ایسے کم عمر بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہیئے جن کی وجہ سے مسجد میں شور ہو وہ اپنے پیشاب یا پاخانے وغیرہ سے مسجد کو ناصاف کر دیں۔

(۱۵) جمعہ کے خطبہ میں جو دراصل نماز کا ہی حصہ ہے مقتدیوں کو پوری خاموشی کے ساتھ امام کی تقریر کو سننا چاہیئے اور کسی قسم کی گفتگو اور بات چیت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے حتّٰی کہ اگر کسی کو چپ کرانے کی ضرورت پیش آئے تو اشارے سے چپ کرانا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ باب التنظیف والتبکیر ص۱۱۲-۱۱۵)

(۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ۔

یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور رحم کا طلبگار ہوں۔
(ایضاً مشکوٰۃ ص۶۲ باب المساجد ومواقع الصلوٰۃ)

محترم ملک محمد اسمٰعیل مرحوم کی یاد میں

مکرم میجر محمد اسماعیل صاحب (ریٹائرڈ) ماڈل ٹاؤن لاہور

میرے نسبتی بھائی محمد اسمٰعیل ملک ابن ڈاکٹر الٰہی بخش مرحوم آف قادیان کا انتقال ۱۰ رجون ۱۹۷۲ء کو پٹنہ۔ بہار (بھارت) میں ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی اولاد میں دو بیٹے عزیزم ظفر احمد ملک اور عزیزم داؤد احمد ملک اور بیٹی ذکیہ امریکہ میں تھے اور ان کا بڑا بیٹا عزیزم انور احمد ملک کراچی میں تھا۔ ان کی چھوٹی بیٹی عزیزہ صالحہ جو دہلی میں تھی وفات سے قبل پٹنہ آگئی تھی۔

محمد اسمٰعیل ملک مرحوم بہار میں بیس سال سے زائد عرصہ تک ڈائرکٹر آف ویٹرنری سروسز رہے۔ ان کا دَورِ ملازمت ایک معرکہ کا دور تھا۔ انگریز کے زمانے میں اس ڈیپارٹمنٹ پر ہندو چھائے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کو اس محکمہ میں ملازمتیں کم ملتی تھیں۔ نیز ترقیاں بہت دیر کے بعد اور کم دی جاتی تھیں بُرے اور غیر صحت افزا علاقوں میں تبدیلیاں کی جاتی تھیں مثلاً بہار کے اس علاقہ میں جو نیپال کی ترائی سے ملحق ہوتا تھا اور وہاں ملیریا کثرت سے ہوتا تھا وہاں مسلمانوں کا تبادلہ کیا جاتا تھا غرض کوئی بے انصافی نہیں تھی جو مسلمانوں کے ساتھ روا نہ رکھی جاتی ہو۔ چنانچہ ڈائرکٹر کے پوسٹ پر فائز ہوتے ہی پہلے ہی دن مسلمانوں کے ساتھ جو جو مظالم ہوئے تھے ملک محمد اسمٰعیل نے ان کی تلافی کی غرض سے احکام جاری کئے اور مسلمانوں کو ان کا جائز حق بھرپور طور پر یا تو خود دیا اور جہاں حکومت کی منظوری ضروری تھی حکومت سے دلوا دیا۔ تقسیم ملک سے قبل کانگریسی حکومت کے دوران اسمبلی کے انعقاد کے وقت ان کے خلاف ہندو اخبارات میں دو دو تین تین صفحوں کا مضمون نکلتا تھا اور ان مضامین کی سُرخی ہوتی تھی

"TINY PAKISTAN IN BIHAR"

باوجود مختلف معاندانہ دباؤ کے ملک محمد اسمٰعیل خدا تعالیٰ کے فضل سے اور بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے بطور مردِ آہن کے اپنی ڈیوٹی پر ڈٹا رہا اور باعزت طور پر وقت آنے پر ملازمت سے ریٹائر ہوا۔

مرحوم ریٹائر ہونے سے قبل اور بعد میں بھی ۴-۵ بار پاکستان آئے اور ربوہ کی زیارت بھی کی۔ ان پر اکثر دل کا دورہ پڑنے لگا تھا اور ہر بار خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت ہو جاتی تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ علالت نے انہیں بہت کمزور کر دیا تھا۔ پچھلے سال وہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ اپنے تینوں بچوں سے ملنے امریکہ گئے تھے۔ واپسی پر کراچی سے لاہور میرے پاس آئے تھے لیکن ضعف زیادہ محسوس ہونے لگا تھا اس لئے ربوہ نہ جا سکے اور واپس بھارت چلے گئے۔

جماعت کے بزرگوں اور احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجہ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان اور لواحقین کو خصوصاً مرحوم کی اہلیہ صاحبہ میمونہ سلیمہ بنت مولوی اختر علی بھاگلپوری مرحوم کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو
فروغ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی کے جہاد میں خواتین کا حصہ

۴

1286 مخلصہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم اسمٰعیل خان صاحب چاہ نقیر والا
1287 " تخت مائی بیوہ زوجہ مکرم ڈاکٹر محمد علی صاحب اللہ آباد
1288 " محمودہ بیگم صاحبہ محلہ احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا
1289 " نواب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سردار محمد صاحب سرائے
1290 " تاج سلطانہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد یوسف صاحب کھاریاں
1291 " امیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الٰہی صاحب کھاریاں
1292 " محمودہ شوکت صاحبہ بنت مکرم احمد خان صاحب معرفت مکرم مقصود احمد صاحب کھاریاں
1293 " جیون بی بی صاحبہ زوجہ مکرم صوفی عبدالخالق صاحب بٹے چنین والا
1294 " وسو بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد عمر خان صاحب بٹے چنین والا
1295 " مبارکہ بیگم صاحبہ بیوہ زوجہ مکرم ملک نبی احمد صاحب ضلع سرگودھا
1296 " نور بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مرزا رشید احمد صاحب کوئٹہ
1297 " عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب ڈیرہ غازی خان
1298 " جنت بی بی صاحبہ زوجہ لعل خان صاحب ڈیرہ غازی خان
1299 " امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب X ا/۲۷/۲ PECHS کراچی
1300 " امۃ الرشید بیگم صاحبہ X ا/۲۷/۲ PECHS کراچی
1301 " بیگم چوہدری محمد اکرام صاحب باجوہ X ا/۲۷/۲ PECHS کراچی
1302 " رحمت بی بی صاحبہ رکھو ڈیمی ضلع خیرپور
1303 " ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ رشید الدین صاحب خیرپور
1304 " صفیہ بیگم صاحبہ معرفت بشیر احمد ظفر صاحب کھاریاں
1305 " جمیلہ سعید دین صاحبہ
1306 " حفیظاں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم یقین خان صاحب ڈیرہ غازی خان
1307 " رشیدہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد خان صاحب ڈیرہ غازی خان
1308 " منیرہ بیگم صاحبہ بٹالہ عبدال کالونی ڈاکخانہ مجرہ ضلع پونچھ
1309 " منورہ سعید دین اختر صاحبہ دارالنصر ہال بازار انارکلی
1310 " اقبال بیگم صاحبہ چک ۱۲۱ بستی نور پور بہاولنگر
1311 " عزیزہ نصرین صاحبہ بنت مکرم عبد... صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ
1312 " سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عبدالقادر صاحب " "
1313 " حشمت بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ مستری رحمت اللہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ
1314 " طیبہ سعد لقیہ صاحبہ معرفت مکرم مولوی ظہور حسین صاحب " " "
1315 " حنیفہ بیگم صاحبہ معرفت مکرم چوہدری غلام محمد صاحب " " " "
1316 " رشیدہ بیگم صاحبہ معرفت مکرم خلیل احمد مبشر صاحب " " " "
1317 " امۃ الرحمان صاحبہ معرفت مکرم وحید الدین صاحب " " "
1318 " ثریا بیگم صاحبہ معرفت مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب " " "
1319 " امۃ السلام صاحبہ معرفت مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب " " "
1320 " بشریٰ علیم صاحبہ معرفت شیخ محمد اسلم صاحب دارالبرکات ربوہ
1321 " امۃ العزیز صاحبہ معرفت شیخ محمد اسلم صاحب دارالبرکات ربوہ
1322 " زینب صاحبہ باجوہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ دارالبرکات ربوہ
1323 " ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب کوارٹر جامعہ احمدیہ ربوہ
1324 " امۃ الجمیل صاحبہ معرفت طاہر کیمپ سعید گولبازار ربوہ
1325 " سکینہ خانم صاحبہ معرفت مکرم سردار غلام محمد مصطفیٰ کمالی لاہور
1326 " ذکیہ عادل صاحبہ معرفت ماسٹر محمد علی صاحب دارالعلوم غربی ربوہ
1327 " رحیم بی بی صاحبہ معرفت سردار یعقوب صاحب " " " "
1328 " امۃ اللطیف صاحبہ دارالعلوم غربی ربوہ
1329 " محمودہ ضیاء صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ
1330 " رضیہ بیگم صاحبہ معرفت مکرم ماسٹر احمد علی صاحب دارالعلوم غربی ربوہ
1331 " نصیرہ فاطمہ صاحبہ معرفت مولوی ظہور حسین صاحب " " " "
1332 " صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ابراہیم صاحب دارالنصر شرقی ربوہ

(باقی)

پروگرام فوجی بھرتی ماہ اگست ۱۹۷۲ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۷-۸-۷۲	پیر	ریسٹ ہاؤس کوٹ مومن? کٹھہ سگرال	سرگودھا
۸-۸-۷۲	منگل	" جھنگ	جھنگ
۹-۸-۷۲	بدھ	" شاہ جیونہ	جھنگ
۱۰-۸-۷۲	جمعرات	یونین کونسل میانی	سرگودھا
۱۱-۸-۷۲	جمعہ	ریسٹ ہاؤس آدھی کوٹ	سرگودھا
۱۲-۸-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس مٹھہ ٹوانہ	سرگودھا
۱۵-۸-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی
۱۶-۸-۷۲	بدھ	" پپلاں	میانوالی
۱۷-۸-۷۲	جمعرات	خدام الاحمدیہ ہال ربوہ	جھنگ
۱۸-۸-۷۲	جمعہ	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۱۹-۸-۷۲	ہفتہ	سرکٹ ہاؤس جوہر آباد	سرگودھا
۲۱-۸-۷۲	پیر	سکول۔ نور پور تھل	سرگودھا
۲۲-۸-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس کوٹ? نواں جنڈانوالہ	میانوالی
۲۳-۸-۷۲	بدھ	" پھلروال? پھلرواں	سرگودھا
۲۴-۸-۷۲	جمعرات	" نوشہرہ	سرگودھا
۲۵-۸-۷۲	جمعہ	" کھٹوائی	سرگودھا
۲۶-۸-۷۲	ہفتہ	" ساہیوال	سرگودھا
۲۸-۸-۷۲	پیر	آفیسرز کلب۔ بھلوال	سرگودھا
۲۹-۸-۷۲	منگل	سکول منکیرہ	میانوالی
۳۰-۸-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس۔ تریموں ہیڈ	جھنگ
۳۱-۸-۷۲	جمعرات	سکول قائد آباد	سرگودھا

کم از کم معیار بھرتی :-

قد ۵ فٹ ۴ انچ وزن = ۱۰۷ پونڈ چھاتی ۳۲-۳۰ عمر = ۱۷ سال سے ۲۵ سال

تعلیم ۵ جماعت۔ وقت ۸ بجے صبح۔

(نظارت امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کی اہلیہ سخت بیمار ہیں اور جام شورو سندھ ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(وزیر احمد نجم معلم وقف جدید گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر)

۲- مکرم غلام فرید صاحب ابن مکرم رحیم بخش صاحب آف چاہ اسماعیل والا ضلع ڈیرہ غازیخان کچھ عرصے سے ٹی بی کی مرض میں مبتلا ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

(بشیر احمد اختر مربی سلسلہ ڈیرہ غازی خان)

۳- خاکسار کے ایک عزیز دوست مکرم منور احمد صاحب کارکن وکالت تبشیر قریباً ایک ماہ سے پیٹ کے عارضہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ایکسرے لینے سے معلوم ہوا کہ پیٹ میں رسولی ہے جو اپریشن کرکے نکال دی گئی ہے۔ عزیز موصوف کمزور بہت ہو چکا ہے جملہ احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

(جہانگیر احمد کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید۔ ربوہ)

۴- مکرم چوہدری محمد علی خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۶۰ کھیم سنگھ ضلع لائلپور کے لڑکے عزیزم منور احمد خان نے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ لہذا قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۵- میری بچی عزیزہ سیدہ شاہدہ بیگم ۲ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (سید عزیز احمد شاہ ملاعوران? حقانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم کو اس امر کا احساس ہونا چاہیئے کہ خدا نے تمہیں عظیم الشّان کام کے لئے پیدا کیا ہے

یہ عزم کر لو کہ ہم نے ساری دُنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالنا ہے

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"جب خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ جو لوگ اس کے دین کی خدمت کے لئے کھڑے ہوں گے انہیں ابتلاؤں اور امتحانوں کی بھٹی میں سے گزرنا پڑے گا تو کوئی انسان تمہاری کیا مدد کر سکتا ہے۔ اگر تم آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ آرام سے زندگی بسر کرنے والوں کے لئے احمدیت میں کوئی جگہ نہیں۔ کیونکہ احمدیت اس لئے نہیں آئی کہ اپنے عقائد کو ترک کر کے اور مداہنت سے کام لے کر دنیا سے صلح کر لے۔ احمدیت اس لئے نہیں آئی کہ گاؤں کے چند نمبردار اس کا اقرار کر لیں اور وہ تمہیں دکھ نہ دیں۔ احمدیت اس لئے نہیں آئی کہ چند بڑے بڑے چوہدری اس کی صداقت کا اقرار کر لیں بلکہ احمدیت اس لئے آئی ہے کہ سارے گاؤں۔ سارے شہر سارے صوبے سارے ملک اور سارے براعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں ڈال دیئے جائیں پس یہ چیزیں حقیقت ہی کیا رکھتی ہیں کہ ان کی طرف توجہ کی جائے جس دن یہ آگ تم میں پیدا ہو گئی تم اپنے آپ کو مضبوطی میں ایک پہاڑ محسوس کرو گے لیکن جب تک یہ آگ تم میں پیدا نہیں ہو گی تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش رہو گے جیسے بیمار مر رہا ہوتا ہے تو وہ افیون کی گولی کھا لیتا ہے افیون کی گولی سے اس کا درد بے شک کم ہو جائے گا مگر اسے آرام نہیں آئے گا۔ اس کے مقابلہ میں عقلمند انسان افیون نہیں کھائے گا بلکہ وہ کہے گا کہ میں درد برداشت کر لوں گا مگر صحیح رنگ میں اپنا علاج کراؤں گا اس صورت میں وہ بچ بھی جائے گا۔ پس ان چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کی پرواہ مت کرو تم

تم کو خدا نے عظیم الشّان کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ مگر تمہاری مثال بعض دفعہ ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ جیسے مشہور ہے کہ کشمیر کے مہاراجہ نے ڈوگروں کی فوج کے علاوہ ایک دفعہ کشمیریوں کی بھی فوج بنائی۔ مگر اس سے مراد وہ کشمیری نہیں جو پنجاب میں رہتے ہیں اور جو ہر لڑائی میں ڈنڈا لے کر آگے آ جاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ پنجاب میں کشمیری آ کر بہادر ہو جاتا ہے اور کشمیر میں پنجابی جا کر بزدل ہو جاتا ہے بہرحال مہاراجہ نے کشمیریوں کی بھی ایک فوج تیار کی۔ ایک دفعہ سرحد پر لڑائی ہوئی اور گورنمنٹ برطانیہ کو مختلف راجوں مہاراجوں نے اپنی اپنی طرف سے فوجی امداد دی کشمیر کے مہاراجوں نے بھی اس فوج کو سرحد پر جانے کا حکم دیا۔ اور کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ تم اچھی طرح لڑو گے سالہا سال تو ہم سے تنخواہ لیتے رہے ہو۔ اب حق نمک ادا کرنے کا وقت آیا ہے اس لئے تم سے امید کی جاتی ہے کہ تم اس نازک موقعہ پر اپنے فرائض کو عمدگی سے سر انجام دو گے کشمیریوں نے جواب دیا کہ سرکار ہم نمک حرام نہیں۔ ہم خدمت کے لئے ہر وقت حاضر ہیں مگر حضور کے خادم سپاہی ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں یہ موقعہ تھا اور مہاراجہ ان کو خوش کرنے کے لئے تیار تھا۔ اس نے سمجھا اگر یہ پنشن بڑھانے کا مطالبہ کریں گے تو پنشن بڑھا دوں گا۔ تنخواہ کا مطالبہ کریں گے تو تنخواہ زیادہ کر دوں گا چنانچہ اس نے کہا بتاؤ کیا چاہتے ہو کشمیری کہنے لگے حضور ہم نے سنا ہے پٹھان ذرا سخت ہوتے ہیں ہمارے ساتھ پہرہ ہونا چاہیئے گویا وہ جان دینے کو تیار ہیں لڑائی پر جانے کے لئے آمادہ ہیں مگر کہتے ہیں پٹھان ذرا سخت ہوتے ہیں ساتھ پہرہ ہونا چاہیئے۔

وہ لوگ جو احمدیت میں داخل ہیں مگر پھر خیال کرتے ہیں کہ فلاں نے چونکہ ہمیں مارا پیٹا ہے اس لئے دوڑو اور قادیان چل کر شکایت کرو وہ بھی درحقیقت ایسے ہی ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں ہمارے ساتھ کسی ناظر کا پہرہ ہونا چاہیئے۔ سپاہی کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ سپاہی وہی کہلا سکتا ہے جو بہادر ہو اور ہر مصیبت کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔ درحقیقت احمدیت قبول کرنا اوکھلی میں سر دینے والی بات ہے کسی نے کہا ہے اوکھلی میں سر دینا تو موسلوں کا کیا ڈر۔ یعنی اوکھلی میں سر دے دیا تو اس ڈنڈے کا جس سے چاول کوٹے جاتے ہیں کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی شخص احمدیت میں داخل ہو تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت مجھ پر مصائب بھی آئے تو میں ان تمام مصائب کو برداشت کروں گا اور کسی موقعہ پر بھی قدم پیچھے نہیں ہٹاؤں گا۔"

(مشعل راہ صفحہ ۲۹۲ تا ۲۹۴)

لاہور میں ایجنٹ کی ضرورت

لاہور میں الفضل کی نئی ایجنسی کا قیام مطلوب ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مینیجر الفضل کو ۱۲ اگست تک بھجوا دیں۔ زرضمانت کم از کم ایک ہزار روپیہ نقد لیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل)

ادارہ اشاعت و طباعت قرآن عظیم کا قیام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی اشاعت و طباعت کی مہم کو تیز کرنے کے لئے "ادارہ اشاعت و طباعت قرآن عظیم" کا قیام فرمایا ہے۔ اس ادارہ کا فرض ہو گا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق قرآن مجید سادہ۔ ترجمہ کے ساتھ۔ اور تفاسیر کی طباعت و اشاعت کا انتظام کرے۔ یہ ادارہ "قرآن پبلیکیشنز" QURAN PUBLICATIONS کے نام سے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس ادارہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز یہ بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ اس ادارہ کے منتظمین کو کما حقہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

حضور ایدہ اللہ نے فی الحال دو سال کے لئے مندرجہ ذیل احباب کو مجلس منتظمہ کا ممبر مقرر فرمایا ہے

۱۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ
۲۔ مکرم مولوی عبد المالک صاحب ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ
۳۔ مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی وکیل التعلیم تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ
۴۔ مکرم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ربوہ
۵۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب مولوی فاضل ربوہ
۶۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ الجامعہ ربوہ
۷۔ ابو المنیر نور الحق مولوی فاضل مینیجنگ گورنر قرآن پبلیکیشنز ربوہ

(مینیجنگ گورنر قرآن پبلیکیشنز ربوہ)

ضرورت ہے

سندھ میں ایک جننگ فیکٹری کے لئے ایک گوڈر کیپر۔ ایک جننگ سپروائزر ایک گیٹ کیپر اور دو چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مقامی پریذیڈنٹ جماعت کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست جس میں پورے کوائف اور سابقہ تجربہ کا ذکر ہو خاکسار کو بھجوائیں چوکیداری کے کام کے لئے سابقہ فوجی تجربہ والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ (مبارک مصلح الدین احمد چیئرمین پروموٹرز کارپوریشن لمیٹڈ)

درخواست دعا چند روز قبل مرزا سعید احمد صاحب کو تانگہ کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی تھیں اب زخم تو کسی قدر ٹھیک ہو چکے ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا نذیر علی۔ قادیانی)

گمشدہ پرس گزشتہ جمعہ دوران نماز میرا پیلے رنگ کا موتیوں والا چھوٹا پرس گم ہو گیا ہے جس میں ۷ روپے کچھ نقدی اور ایک کشتی رومال تھا اگر کسی کو ملا ہو تو وہ ذیل کے پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (نسیم اقبال آف گوجرانوالہ (طالبہ) ہوسٹل جامعہ نصرت ربوہ)